ہفتہ وار رسالہ: 474
WEEKLY BOOKLET-474

امیرِ اہلِ سنّت کا 1989 (تقریباً 38 سال پہلے) کا بیان

بے اَدَبی کی سزا

(صفحات: 16)

گستاخِ اولیا پاگل ہوگیا۔۔۔ 05
اولیا و علما سے امتحاناً سوال کرنا کیسا؟ 06
مال کے سبب مرتے وقت 2 آفتیں 09
فرمانِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بے اَدَبی کی سزا [1]

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”بے اَدَبی کی سزا“ پڑھ یا سُن لے اُس کو اور اُس کی آنے والی نسلوں کو اولیائے کرام کی بے ادبی اور بے ادبوں کے شر سے محفوظ فرما، اُس کو ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا فَقْر (یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔ (القول البدیع، ص273)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

بے اَدَبی کی سزا

حضرتِ ابو سعید عبدُ اللہ محمد تمیمی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 580 ہجری میں دِمَشق کی جامع مسجد میں اپنا واقعہ بیان فرمایا: میرا ایک کلاس فیلو تھا جس کا نام ”ابنِ سَقا“ تھا، ہم دونوں کی دوستی تھی اور ہم مِل جُل کر سبق یاد کیا کرتے تھے، ہم نے بغداد شریف میں ایک بزرگ کا شُہرہ سنا جو اپنے وقت کے غوث مانے جاتے تھے، ان کی مشہور کرامت یہ تھی کہ وہ جب

[1] ... یہ بیان شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 1410 ہجری بمطابق 16 نومبر 1989ء کو عاشقانِ رسول کے سنّتوں بھرے اجتماع ککری گراؤنڈ کراچی میں فرمایا تھا۔ جسے المدینۃُ العلمیہ کے ”شعبہ بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔

www.dawateislami.net

چاہتے ظاہر ہو جاتے اور اچانک بیٹھے بیٹھے نظروں سے اوجھل (یعنی غائب) بھی ہو جاتے تھے۔ ہم نے مل کر ان سے ملاقات کا اِرادہ کیا، اس وقت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہمارے کلاس فیلو تھے، انہوں نے کہا: میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ ابنِ سَقا نے کہا: یہ بہت بڑے غوث مانے جاتے ہیں مگر میں ان سے ایسا مشکل سوال پوچھوں گا کہ وہ جواب ہی نہیں دے سکیں گے۔ میں (یعنی ابوسعید عبدُ اللہ محمد) نے کہا: میں بھی بہت مشکل سوال پوچھوں گا دیکھتا ہوں کیا جواب دیتے ہیں مگر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہم دونوں سے مختلف بات کہی، انہوں نے فرمایا: میں کوئی سوال نہیں کروں گا کہ بُزُرگوں کے سامنے لب کُشائی نہیں کی جاتی بلکہ صرف ان کی زیارت کروں گا، ہم تینوں اپنی اپنی نیّت لے کر ان کے دولت کَدے (یعنی گھر) پر حاضر ہو گئے، وہ اپنی مَسنَد (SEAT) پر موجود نہیں تھے، ہم وہاں بیٹھ گئے، اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی مَسنَد پر مُتمَکِّن ہوئے اور غضب آلود نگاہوں سے انہوں نے ابنِ سَقا کو گھورا اور فرمایا: تو ایسا سوال پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب ہم سے نہیں بن پڑے گا، سن! تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ۔ چونکہ وہ روشن ضمیر تھے، ابنِ سَقا سوال پوچھے اس سے پہلے انہوں نے اس کا سوال بھی بتادیا اور جواب بھی ارشاد فرمادیا اور فرمایا: اے ابنِ سقا! میں تیرے اندر کفر کی آگ بھڑکتی دیکھ رہا ہوں پھر انہوں نے مجھ پر بھی جلال والی نگاہ ڈالی اور فرمایا: تو یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ میں تیرے سوال کا کیا جواب دیتا ہوں تو سُن! تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ، (مگر تیری گستاخی ابنِ سَقا کی طرح نہیں کہ ابنِ سَقا نے تو بدگمانی کی تھی کہ جواب دے ہی نہیں سکتا، لیکن بے ادبی تو نے بھی کی اور تیری اس بے ادبی کی وجہ سے) میں تیرے کانوں کی لَو تک دنیا دیکھ رہا ہوں کہ تو دنیا میں کانوں کی لَو تک ڈوبا ہوا ہے۔ ہم دونوں

www.dawateislami.net

کو غضب بھری نگاہوں سے دیکھنے اور جوابات دینے کے بعد وہ اپنی مَسنَد سے کھڑے ہو گئے اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو سینے سے لگالیا اور بڑے پیار سے شفقت سے فرمایا: بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو بغدادِ مُعلّٰی میں اولیائے کرام کے اجتماع میں یہ اعلان کر رہا ہے: ”قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ“ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

حضرتِ ابو سعید عبد اللہ محمد تمیمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان بُزُرگ نے جو کچھ ارشاد فرمایا بِعَیْنِہٖ ویسا ہی ہوا۔ حضور غوث الصَّمدانی، قُطبِ ربّانی، محبوبِ حقّانی، پیرِ لاثانی، قِندیلِ نورانی، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان واقعی بہت بڑی ہوئی اور یہ وقت بھی دیکھا گیا کہ آپ نے برسرِ منبر (یعنی منبر پر) یہ اعلان کیا کہ میرا یہ قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے اور سب ولیوں نے اپنی گردنیں جُھکا دیں اور ان کا قدم بڑھ بڑھ کر اپنی گردن پر رکھا۔

جیسا کہ مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے　　　تمہارا قدم ہے وہ یاغوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص183)

ابنِ سَقانے خوب عِلمِ دین حاصل کیا اور بہت بڑا علّامہ، شَیخُ الحدیث، شَیخُ القرآن، مفتی اور اتنا زبر دست مُناظرِ اسلام بن گیا کہ کوئی عیسائی اور یہودی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، وہ اسلام کے مُتَعلّق اتنے دلائل دیتا تھا کہ سامنے والا ہار جاتا اور گھٹنے ٹیک دیتا، یوں وہ سب کو مات دے دیتا (یعنی ہرا دیتا) تھا، یہاں تک کہ اس کا شُہرہ دوسرے ممالک میں بھی پہنچ گیا، وہ خلیفۂ وقت کا بہت مُقرَّب بن گیا، پھر خلیفہ نے اسے ملکِ روم کی طرف بھیجا، جب وہ ملکِ روم پہنچا اور وہاں بادشاہ کا مہمان ہوا تو اس نے وہاں کے عیسائی پادریوں سے بھی مُناظَرہ کیا اور سب کو ہرا دیا۔

www.dawateislami.net

ایک دن ابنِ سَقا کی نظر روم کے بادشاہ کی لڑکی پر پڑ گئی، وہ اُسے دل دے بیٹھا اور اس پر عاشق ہو گیا، پھر رات دن وہ اس لڑکی کے عشق میں گُھلنے لگا، آخر کار اس نے بادشاہ سے مُدَّعا بیان کیا اور شہزادی کا ہاتھ مانگا تو بادشاہ نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم مسلمان ہو اور وہ بھی مسلمانوں کے بہت بڑے علّامہ جبکہ ہم عیسائی ہیں، ہم تمہیں اپنی لڑکی نہیں دے سکتے لہٰذا اس خیال کو اپنے دل سے نکال دے، اس نے کہا: میں اس لڑکی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، چاہے مجھے کیسی ہی قربانی دینی پڑے۔ بادشاہ نے کہا: اگر تُو عیسائی مذہب قبول کر لیتا ہے تو میں اپنی لڑکی تیرے نکاح میں دے دیتا ہوں چنانچہ وہ عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا، منقول ہے: شہوت بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص255)

ابنِ سقا بھی شہوت کے آگے سَرنِگُوں (یعنی اُوندھا) ہو گیا، اس لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو کر اپنا دین و ایمان داؤ پر لگا دیا اور عیسائی مذہب قبول کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ کچھ عرصہ اس نے عیش و عشرت کی زندگی گزاری، آخِر کار اس کے جسم میں ایک بیماری پیدا ہو گئی، جس سے اس کا جسم سڑنے لگا، بہت علاج مُعالَجہ کیا لیکن ٹھیک نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ بالکل نَروِس (Nervous) ہو کر بستر پر آ گیا اور کسی کام کا نہ رہا، چنانچہ سارا دربار اس سے مُتَنَفِّر (یعنی بیزار) ہو گیا، اس کے زخموں سے بدبو آنے لگی، آخر کار بادشاہ نے اس کو اُٹھا کر ویرانے میں پھینکوا دیا۔ ایک دن ایک مسلمان کا وہاں سے گزر ہوا جو اس کو جانتا تھا تو اس نے کہا: اے ابنِ سَقا! دیکھ! تیری کیا حالت ہو گئی؟ لہٰذا اب تو توبہ کر کے مسلمان ہو جا! تو اس نے روتے ہوئے کہا: اب مجھ سے کلمہ نہیں پڑھا جاتا، اس غوث کی بددعا کے سبب میں برباد ہو گیا، کاش! میں اس اللہ کے ولی کی بے ادبی اور گُستاخی نہ کرتا اور میرا ایمان

ضائع نہ ہوتا، اسی حالت میں وہ ایڑھیاں رَگڑ رَگڑ کر کتّے سے بدتر موت مر گیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا کہ جو اللہ پاک کے ولیوں کی بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے بالآخر تباہی اس کا مقدّر ہوتی ہے، شروع میں یا برسوں تک پتا نہیں چلتا تو وہ سمجھتا ہے کہ میں جو کر رہا ہوں اور جس نظریے پر قائم ہوں وہ سب دُرست ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ میں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) نے اور بھی ایسے کیسز دیکھے ہیں، اس دنیا میں ایسے کئی ایک نوجوان جو بہت ذہین ترین تھے لیکن آخر کار وہ (بےادبی کی وجہ سے) جوانی میں ہی سخت پاگل ہو گئے۔ جیسا کہ ایک نوجوان پاگل ہوگیا، اس کا چھوٹا بھائی میرے پاس تَعویذ وغیرہ کے لیے آیا تو اس نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی نے میرے سامنے اولیائے کرام رحمۃ اللہِ علیہم کی کچھ گُستاخیاں کی تھیں، تب سے اسے پتا نہیں کیا ہوا اور یہ ایسا ہو گیا، ایسے شخص کا میں کیا علاج کر سکتا تھا، بہر حال اس نوجوان نے اسی بیماری میں دَم توڑ دیا۔

یاد رکھئے! اولیائے کرام کی توہین کے سبب دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی ذِلّت وخواری ہے۔ اللہ پاک ہمیں ولیوں کی مَحَبَّت پر زندہ رکھے اور اللہ پاک اس سے پہلے ہمیں ایمان پر موت دے دے کہ ہم ولیوں کی توہین کریں، اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے۔

اولیائے کرام سے دشمنی رکھنا

حدیثِ قُدسی (اس حدیث کو کہا جاتا ہے کہ زبانِ حق تَرجُمان رحمتِ عالَمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہو مگر کلام ربُّ العالمین کا ہو، اس) میں ہے: جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے (اور ایک روایت میں ہے توہین کرتا ہے) میں اس کے لئے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

(بخاری، 4/248، حدیث: 6502۔ معجم اوسط، 1/184، حدیث: 609)

www.dawateislami.net

پتا چلا جو اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی توہین کا مُرتَکِب ہوتا ہے اللہ پاک خود اس کے لئے اعلانِ جنگ فرماتا ہے اور یقیناً اللہ پاک جب کسی کے لئے اعلانِ جنگ فرمادے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو نہ دنیا میں بچاسکتی ہے نہ ہی قبر و حَشر میں بچاسکتی ہے۔ دیکھئے! ابنِ سَقا اللہ پاک کے ولی کی گستاخی کر کے کفر کی موت سے ہمکنار ہوا، اس کا علم، عمل، کردار، لب کُشائی کا انداز، بہترین مُقرِّر، مُفَسِّر، زبردست مُناظِر، بہت بڑا عالم اور پرہیز گار ہونا اس کو نہ بچاسکا اور وہ ذِلّت کے ساتھ مارا گیا۔

(واقعے کے تیسرے فرد) حضرتِ ابوسعید عبدُ اللہ محمد تمیمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایسا سوال نہیں کرنا تھا کہ وہ جواب ہی نہ دے سکیں، بلکہ میں نے صرف یہ دیکھنا تھا کہ کیا جواب دیتے ہیں؟

یہ بھی ایک طرح سے عالِم کی بے ادبی ہے۔ یاد رکھئے! اگر کوئی عالِم ہمارے مسئلے کا جواب نہ دے سکے تو یہ ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ ہم نے اس کا امتحان لیا اور وہ فیل ہوگیا لہٰذا وہ عالِم نہیں ہے جیسے کوئی حافظِ قرآن تراویح میں اگر دو چار آیتیں بھول جائے تو اسے لقمہ دیتے ہیں، اس پر کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ حافظ نہیں ہے بلکہ اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ وقتی طور پر اس کو یاد نہیں۔ پتا چلا کہ علمائے کرام سے امتحاناً مسئلہ نہیں پوچھنا چاہیے بلکہ ان کا ادب کرنا چاہیے، ہاں! اگر ضرورتاً پوچھا تو الگ بات ہے یا کوئی بڑا عالِم کسی عالِم سے امتحان لے جیسے پرچہ (Exam) لیا جاتا ہے، اس سے وہ مراد نہیں، بِلا ضَرورت جو چیک کرتا ہے وہ نہیں کرنا چاہئے۔

بہرحال میں نے بھی ایک طرح سے امتحان لینا چاہا تھا، انہوں نے میرے لئے یہ بددُعا

www.dawateislami.net

کی تھی کہ میں دنیا تیرے کانوں کی لَو تک دیکھ رہا ہوں، چنانچہ مجھے سلطان نورُ الدِّین زنگی شہید رحمۃُ اللہِ علیہ نے محکمۂ اَوقاف کا وزیر بنا دیا، پتا چلا کہ وزیر بننا اور مال و دولت آجانا کوئی سعادت نہیں بلکہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ حضرت ابو سعید رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: نتیجۃً ہر طرف سے دنیا مجھ پر ٹوٹ پڑی، بہت سارا مال و دولت میرے گلے پڑ گیا اور میں بہت بڑا سرمایہ دار بن گیا، یوں اس بُزُرگ غوث رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول پورا ہوا، دنیا میرے کانوں تک آگئی۔ (بہجۃ الاسرار، ص19 ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میں آپ کو جو کہتا ہوں وہ قرآن و حدیث کی رُو سے ہی کہتا ہوں، قرآنِ پاک بالکل واضح طور پر ہمیں سمجھاتا ہے جیسا کہ سورۂ تکاثر میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِؕ ﴿۵﴾

(پ30، التکاثر: 1 تا 5)

ترجَمۂ کنز العرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔

نوٹ کو چومنا کیسا؟

واقعی! آج اگر کسی کو نوٹ دو تو وہ چوم کر آنکھوں سے لگاتا اور خوش ہوتا ہے، میں اس کو حیرت سے دیکھتا ہوں کہ لاشعوری میں شیطان کے طریقے پر عمل کر رہا ہے۔ دولت کی مَحبّت میں مست رہنے والو کان کھول کر سنو! منقول ہے: جب دِرہم و دینار بنے تو سب

www.dawateislami.net

سے پہلے شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چوما اور بولا: جس نے ان سے مَحبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔(احیاء العلوم، 3/288)

بد قسمتی سے اب اس دنیا میں غلامانِ ابلیس کی کمی نہیں، آج ہر ایک مال سے مَحبّت کرتا ہے، میں بھی اپنے دل میں مال کی مَحبّت محسوس کرتا ہوں، اللہ کرے نکل جائے۔ آج لاکھوں میں کوئی اِکّا دُکّا ہی ہوں گے، غاروں میں ہوں گے یا مزاروں میں چلے گئے ہوں گے جو مال سے مَحبّت نہیں کرتے ورنہ بازاروں میں مال سے بے نیاز نظر نہیں آتے، ہاں! جنہیں اللہ پاک بچائے مثلاً اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم وغیرہ کہ اللہ پاک نے انہیں مال سے دور ہی رکھا جیسا کہ

منقول ہے: قیامت کے دن دنیا ذلیل ہو کر عرض کرے گی کہ اے اللہ! مجھے اپنے سب سے کم نیک ولی کو انعام میں دے دے تو اللہ پاک فرمائے گا: ذلیل! دور ہو، جب میں نے دنیا میں انہیں تجھ سے مُتَنَفِّر اور دُور رکھا تو آخرت میں کیسے تجھے ان کے گلے میں ڈال دوں! (قوت القلوب، 1/407)

افسوس! آج ہر ایک کو یہی دنیا میٹھی لگتی ہے اور وہ اسی دنیا کی تگ ودو میں پوری زندگی گزار دیتا، اسی کے فن سیکھتا، اسی کو پانے کے لئے امریکا، چائنہ، جرمنی، جاپان اور دنیا کے مختلف ملکوں میں جاتا ہے، پھر ایک دن اخبار میں آتا ہے کہ جاپان سے فُلاں کی لاش آرہی ہے، فلاں کا امریکا میں انتقال ہو گیا ہے، اس کی لاش آرہی ہے، دین اور قرآن بہت کم لوگ سیکھتے ہیں۔ لہٰذا جس نے حرام کمایا، اپنی آخرت برباد کی، جس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ناراض ہو گئے اور جس کا ایمان تباہ ہو گیا اس کے مُتعلِّق قرآن کہہ رہا ہے:

www.dawateislami.net

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ (پ30، التکاثر: 5 تا 7)

ترجمۂ کنز العرفان: یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔

اے مال کی مَحبّت کے متوالو! اے رشوت کا لین دین کرنے والو! سودی کاروبار کرنے والو! سود کے اداروں میں سود کمانے والو! سود کے کام کاج پر مددگار بننے والو! دودھ میں پانی ملانے والو! جھوٹ بول کر سودا بیچنے والو! ان آیاتِ مبارکہ میں اپنا انجام دیکھ لو! اور یاد رکھو!

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠﴿۸﴾ (پ30، التکاثر: 8)

ترجمۂ کنز العرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

لہٰذا جس کو زیادہ مال مِل بھی گیا تو وہ بھی پھنس گیا کہ بعد میں اس کو حساب کتاب دینا پڑ جائے گا۔ مال و دولت خطرناک ہیں، یہ جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی دنیا و آخرت میں پریشان کریں گے اور اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس کو صحیح طریقے پر استعمال کیوں نہ کیا جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے: مالدار انسان کو مرتے وقت دو آفتیں درپیش ہوتی ہیں جو دوسروں (یعنی غریبوں) کو نہیں ہوتیں: پہلی یہ کہ اس سے اس کا سارا مال چھین لیا جاتا ہے اور دوسری یہ کہ اسے تمام مال کا حساب دینا پڑتا ہے۔
(مکاشفۃ القلوب، ص144)

یاد رکھئے! مال چِھن جانا بھی بہت بڑی آفت ہے، جب مال چِھنتا ہے تو بڑا صدمہ ہوتا ہے جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے اخبار میں آیا کہ ایک شخص کی لاٹری لگی تو وہ بڑا خوش ہوا اور

www.dawateislami.net

انعامی رقم لے کر چل پڑا، راستے میں ایک جیب کَترے کی نظر اس پر پڑی اور اس نے اس کی جیب کاٹ لی، جب اس کو پتا چلا کہ میری دولت ضائع ہوگئی ہے تو اسے بڑا افسوس ہوا، اس نے چلتی ٹرین کے آگے چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی اور حرام موت مرگیا، دیکھا! آپ نے مال چِھنتا ہے تو بڑا صدمہ ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ مال چِھن جانے پر بس نہیں ہوگی بلکہ آخرت میں حساب بھی دینا پڑے، پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟ اگر مال حلال تھا تو اس کو حلال طریقے پر کیوں خرچ نہیں کیا؟ یا کہاں کہاں سے حاصل کیا؟ یا کہاں کہاں خرچ کیا؟ یہ پوچھا جائے گا اور اگر حرام تھا تو کمایا ہی کیوں؟ اب سزا بُھگتو! اس لئے مال سراسر آفت ہے۔

یاد رکھئے! دنیا میں جس کے پاس جتنی نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں قیامت کے دن اس کے لئے اتنے ہی پریشانی کے اسباب کھڑے ہوتے ہیں۔

اپنی اولاد کے لئے کچھ جمع کر دیجئے!

حضرت محمد بن کَعْب اَلْقُرَظِی رحمۃُ اللہِ علیہ کو کہیں سے بہت سارا مال و مَتاع ہاتھ لگ گیا تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنی اولاد کے لئے سنبھال کر رکھئے گا! آپ نے فرمایا: میں اسے اپنے لئے اللہ پاک کے ہاں جمع کروں گا اور اپنے رب کو اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص143)

دیکھئے! جیسے آج کل عورتیں بہت سونا جمع کرلیتی ہیں کہ بیٹی کی شادی میں یا پریشانی میں کام آئے گا پھر بھی غریب بنتی ہیں، زکوٰۃ نہیں دیتیں اور یہ بہانہ بناتی ہیں ہم کماتی تھوڑی

www.dawateislami.net

ہیں، یاد رکھئے! اگر کوئی عورت صاحبِ نصاب ہو گئی تو شرائط پائے جانے کی صورت میں اسے زکوٰۃ دینی پڑے گی، اس میں کمانا شرط نہیں جیسے اگر کوئی تحفے میں بہت سارا مال دے دے اور اس پر سال گزر جانے کے ساتھ ساتھ دیگر شرائط بھی پائی جائیں تو اس پر بھی زکوٰۃ دینی پڑے گی یہاں تک کہ جو لوگ نیاز کی رقم کا حصّہ نکال کر الگ رکھتے ہیں اور کسی کو سونپا نہیں ہوتا تو وہ ان کی مِلک میں ہے وہ بھی زکوٰۃ میں شامل ہو گا۔ افسوس! اکثر لوگ میرے پاس آکر آنسوؤں سے رونا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیٹیاں جوان ہو گئی ہیں، اگر زکوٰۃ نکالیں گے تو یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔

اس سے پتا چلا یہ سب فکریں ہمارے ہاتھوں کی ہیں۔ یقین مانیے! اگر لوگ دعوتِ اسلامی کا حقیقی اسلامی پیغام قبول کر لیں تو سارے مسائل حل ہو جائیں، مال و دولت سے محبّت چھوڑ دیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سُنّتوں کو تھام لیں، اسلام کے زَرِّیں (یعنی عمدہ، قیمتی) اُصولوں کو اپنا لیں، نیک نمازی بن جائیں اور آخرت کی فکر کرنے لگیں تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے اور ہمارا معاشرہ اتنا دُرُست ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کی طرف نظر تک نہیں اُٹھائے گی، پھر اللہ پاک کی غیبی مدد بھی اسی طرح ہمارے ساتھ شامل ہو گی جس طرح میدانِ بَدر میں آئی کہ ایک طرف تین سو تیرہ تھے جبکہ ان کے سامنے اَسلحہ سے لیس ایک ہزار کا لشکر تھا، قرآنِ پاک سے ثابت ہے کہ وہاں فرشتوں کی فوجیں اُتریں، کتابوں میں صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے بیانات ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میدانِ بدر میں ہم مارنے کے لئے تلوار اُٹھاتے، اس سے پہلے کہ وہ اس کی گردن تک پہنچتی گردن خود ہی کٹ کر گر جاتی جس سے پتا چلتا کہ فرشتوں کی تلوار لگتی تھی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب، 2/292 ملخصاً)

بدقسمتی سے آج ہر گھر میں فلمیں ڈرامے دیکھے جاتے ہیں، ہمارے حقیقی اسلام میں قرآن و حدیث اور بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی کتابوں میں فلمیں ڈرامے، گانے باجے، عُریانی، عَیّاشی اور فَحّاشی کی کوئی گنجائش نہیں، حقیقی مدنی اسلام جو مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لے کر آئے اور جو فلموں ڈراموں، ہر طرح کی بُرائی اور آلودگی سے پاک ہے اس کو اپنانا چاہیئے اللہ کرے کہ ہمیں ستھرا اور پاکیزہ اسلام مُیَسَّر آجائے۔ خدا کی قسم! آج اگر ہمیں حقیقی اسلام مُیَسَّر آگیا تو ہمیں پھر سے وہ قُوّتِ ایمانی حاصل ہوسکتی ہے جو دشمن کو زیر کرسکتی ہے، تاریخ گواہ ہے ہمارے اَسلاف نے اپنی قُوّتِ ایمانی سے بڑے بڑے دشمنوں کو زیر کیا ہے جیسا کہ

قتل کے ارادے سے آنے والا مسلمان ہوگیا

حضرت خواجہ غریب نواز مُعِینُ الحق والدِّین حَسَن سِجَزی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص چُھری لے کر آیا، اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ کسی طرح آپ کا کام تمام کردے، آپ نے اس کی طرف مومِنانہ نگاہ ڈالی (حدیث شریف میں ہے: مومن کی فِراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (معجم اوسط، 2/271، حدیث: 3254)) اور اس کا ارادہ جان لیا، پھر آپ نے فرمایا: میں حاضر ہوں، جلدی چھری نکالو اور اپنا کام پورا کرلو! یہ سن کر وہ تھر تھر کانپنے لگا کہ ان کو کیسے پتا چلا اور اس پر اتنا رُعب پڑا کہ وہ آپ کے قدموں میں گر گیا، وہ چُھری بھی آپ کے قدموں میں ڈال دی اور کہنے لگا: میں واقعی قتل کے ارادے سے حاضر ہوا تھا، اب میری سزا یہی ہے کہ آپ اس چُھری سے مجھے ذبح کردیں تو آپ نے فرمایا: ہمارا اسلام ہمیں یہ تعلیم نہیں دیتا، ہم اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں پھول سے دیا کرتے ہیں، وہ

www.dawateislami.net

اتنا مُتاثِّر ہوا کہ مسلمان ہو کر آپ کا مُرِید ہو گیا۔(مراٰۃالاسرار (مترجم)، ص598ماخوذاً)

اب تجھے کون بچائے گا؟

اسی طرح پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ ایک شخص غلط ارادے سے تلوار لے کر آ گیا، آپ کی آنکھ کُھل گئی۔ وہ کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ! اس نے تین مرتبہ پوچھا، آپ نے تینوں مرتبہ اللہ پاک کا نام لیا، جیسے ہی اسمِ ذات کی ضرب پڑی تو اس کافر پر لَرزہ طاری ہو گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار چُھوٹ گئی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تلوار سنبھال لی اور فرمایا: اب تجھے کون بچائے گا؟ وہ ایک دم گھبرا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو معاف کر دیا، آپ کا یہ اخلاق دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔(بخاری، 3/59، حدیث:4135ملخصًا)

دیکھئے! آج بھی اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بھروسہ کرلیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیں گے تو آج بھی ہمارا ایمان مکمّل ہو جائے گا، جو آفتوں کے بادل مَنڈلا رہے ہیں وہ سارے چَھٹ جائیں گے، ظُلمت کے بادل کائی کی طرح پھٹ جائیں گے، مدینۂ پاک کے انوار و تجلّیات ہمارے دلوں پر فائض ہو جائیں گے اور ہمارے دل اس سے مُستَفِیض ہو جائیں گے اِن شاءَ اللہ! اقوامِ عالم اس سے جگمگا اُٹھیں گے، سارے ڈاکو توبہ کرلیں گے، دنیا میں ہر طرف سکون، اطمینان اور راحتوں کا دَور دَورا ہو گا، مدینے کا سکینہ اُترے گا اور اِن شاءَ اللہ رحمتیں ہی رحمتیں نازل ہوں گی، کم از کم یہ عَہد کر لیجئے کہ اب سے کبھی نماز نہیں چھوڑیں گے اور

www.dawateislami.net

داڑھی بھی نہیں منڈائیں گے۔

یاد رکھئے! زندگی کا کوئی بھروسا نہیں جیسا کہ ایک اخبار میں آیا:

جَلال پور جٹّاں (پنجاب، پاکستان) کے قریب ایک گاؤں میں دو بھائیوں کی ایک دن کے فاصلے سے شادی تھی، بڑے بھائی کی شادی ہو گئی، اگلے دن چھوٹے بھائی کی شادی تھی، چنانچہ اگلے دن بڑا بھائی اور دیگر رشتے دار چھوٹے بھائی کی برات لے کر شادی میں شرکت کے لئے بس میں روانہ ہوئے، بس اپنی رفتار سے جا رہی تھی کہ اچانک گوجرانوالہ کے قریب کامونکی روڈ پر عقل میں نہ آنے والا عجیب حادثہ ہوا کہ بس کا دروازہ کھلا اور وہ بڑا بھائی جس کی کل ہی شادی ہوئی تھی، بے چارہ چلتی بس سے پھسل کر روڈ پر آگرا اور بس کا ٹائر اس پر چڑھ گیا، وہ شدید زخمی ہو گیا، لوگ دوڑے دوڑے آئے اور اُسے شدید زخمی حالات میں اُٹھا کر اسپتال پہنچایا گیا۔ برات آگے بڑھ کر کامونکی پہنچ گئی اور نکاح کی تیاریاں شروع ہو گئیں، اِدھر وہ بے چارہ اسپتال کے فرش پر پڑا تھا اُدھر اس کے چھوٹے بھائی کے نکاح کی تیاریاں ہو چکی تھیں، اتنے میں اسپتال سے خبر آئی کہ "دولہے کے بڑے بھائی نے اسپتال میں دَم توڑ دیا ہے۔" ساری شادی کی محفل میں صفِ ماتم بچھ گئی اور شادی رک گئی۔ جب اس بڑے بھائی کی نئی نَویلی دلہن نے یہ خبر سنی تو اس کے اَوسان خطا ہو گئے، اس کا دماغی توازن خراب ہو گیا اور وہ پاگل ہو گئی، دیکھتے ہی دیکھتے خوشیوں سے سجا ہوا ماحول غموں میں ڈوب گیا۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بہت سے کفن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی

www.dawateislami.net

قبریں کھودی جاچکی ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مست ہوتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، 1/ 348)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج آپ جس پراجیکٹ کی سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں اور جس کا بڑا بہترین ماڈل بھی بنایا ہوا ہے، کیا پتا وہ دیکھنا ہی نصیب نہ ہو، اس سے پہلے ہی قبر کُھد کر تیار ہو چکی ہو۔ کتنے نوجوان بے چارے شادی کی خواہش میں دم توڑ جاتے ہیں اسی طرح آئے دن اخبار میں آتا ہے شادی میں ناکامی کی وجہ سے کتنے ہی لڑکے اور لڑکیاں خود کشی کر ڈالتے ہیں، لہٰذا نیکی میں دیر نہ کیجئے، جو کرنا ہے آج کرو، آج کا کام کل پر مت ڈالو، کل دوسرا کام ہوگا، تو آج جو کرنا ہے کرلو اور ابھی کرلو، کہا جاتا ہے کہ نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہیے، جیسے ہی نیکی کی نیت کریں فوراً کر ڈالیں مثلاً نماز کا وقت ہو جائے تو فوراً پڑھ لیجئے کہ نماز سے بڑھ کر کوئی اہم کام نہیں، نماز میں ہرگز کوتاہی نہ کریں کہ یہ اللہ پاک کا حکم ہے، بس یہ ذہن بنالیں کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھنی ہے اور یہ عَہد بھی کرلیں کہ اب سے اِن شاءَ اللہ سُستی نہیں کریں گے، فجر کے وقت سوئے نہیں رہیں گے اور کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، اسی طرح چہرے پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت داڑھی شریف سجائیں گے کہ

دامنِ مصطفٰے سے جو لِپٹا یگانہ ہوگیا　　جس کے حُضور ہوگئے اس کا زمانہ ہوگیا

یاد رکھئے! داڑھی مُنڈانا بھی حرام اور کَتروا کر ایک مُٹّھی سے چھوٹی کر ڈالنا بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/ 571 تا 572 ملخصاً) لہٰذا جتنی بھی آندھیاں اور طوفان آجائیں داڑھی کو تھام کر رکھیں اِن شاءَ اللہ سارے غم کے سائے ڈھل جائیں گے، گھریلو پریشانیاں دور ہو جائیں گی، اگر گھر والے منع کریں تو آپ بحث نہ کریں کیونکہ اگر آپ بحث کریں گے اور دلائل دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ زیادہ گڑبڑ ہو جائے لہٰذا چُپ ہو جائیں، کسی سے ڈِسکَس نہ

www.dawateislami.net

کریں اور کوئی لڑائی نہ کریں بلکہ میرے بیان سنا دیا کریں، اس سے اِن شاءَ اللہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ کئی ایسے خاندان جو پہلے داڑھی اور عمامہ شریف وغیرہ سے اِلَرجِک ہوتے تھے اب اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ بیانات سن کر صحیح ہو چکے ہیں، لہٰذا اگر آپ نہیں سمجھا سکتے تو کوئی بات نہیں بس مَحَبّت سے ان کو بیان سننے پر راضی کرلیں، بیان سن لیں گے تو اِن شاءَ اللہ ٹھیک ہو جائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	01
اولیائے کرام سے دشمنی رکھنا	05
نوٹ کو چومنا کیسا؟	07
اپنی اولاد کے لئے کچھ جمع کر دیجئے!	10
قتل کے ارادے سے آنے والا مسلمان ہو گیا	12
اب تجھے کون بچائے گا؟	13

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

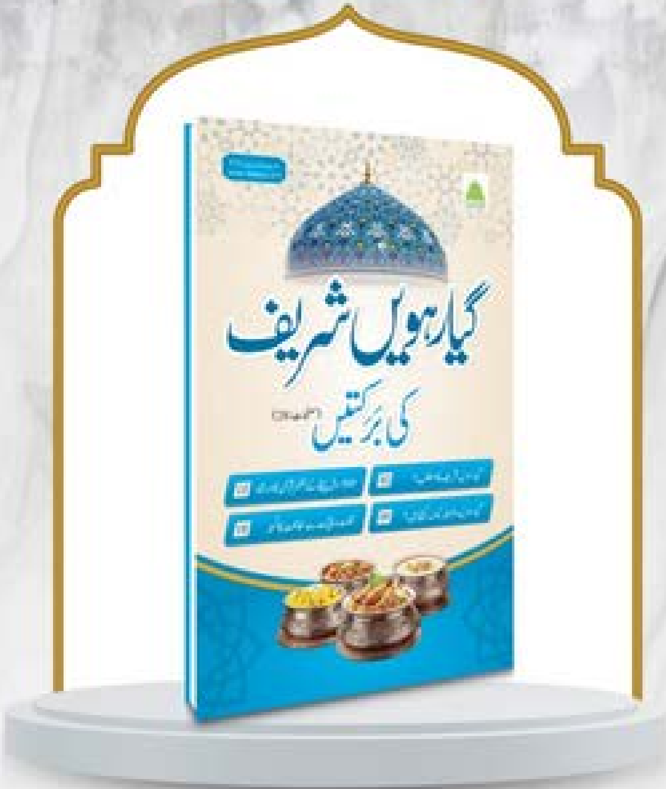

978-969-722-981-9

01082643

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net